رواہ ابن ماجۃ عن عبداللہ بن عمرو وفی الزوائد اسنادہ صحیح ورجالہ ثقات"

"تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی (ان میں سے ایک وہ) شخص ہے جو لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے اور لوگ اس کو پسند نہیں کرتے۔"

اگر حق گوئی کی بنا پر ان سے وہ ناراض ہیں تو پھر امام کو عنداللہ بری ہے: تاہم مسلمانوں کو انتشار سے بچانا سب سے بڑا فریضہ ہے۔ اور خانۂ خدا کو دنگل بنانے سے احتراز نہایت ضروری ہے۔ اس لیے اگر اب بھی وہ رضاکارانہ طور پر امامت سے الگ ہو جائیں تو اس پر ان کو ثواب بھی ہوگا۔

"ومن ترك المراء .... وهو محق بني له (اي بيت) في وسطها (ترمذي قال حديث حسن)

باقی رہی یہ بات کہ وہ زکوٰۃ کے پیسوں سے تنخواہ لیتا ہے تو وہ ویسے ہی مختلف فیہ بات ہے تاہم یہ کوئی گردن زدنی بات نہیں ہے۔

مدرسہ کے سلسلے میں تعاون کرنے سے لوگوں کو روکنا، عظیم معصیت ہے اور یہ ان لوگوں کا شیوہ ہوتا ہے جو دینی خدمت بطورِ عبادت انجام نہیں دیتے بلکہ اسے کاروبار بنا کر کرتے ہیں تاکہ ان کی آمدنی کم نہ ہو جائے اگر یہ بات ہے تو یہ ان کے شایانِ شان نہیں ہے، ان کو اپنے اس رویہ پر نظرِ ثانی کرنا چاہیے۔ بہرحال اگر نمازیوں کی اکثریت ان سے مطمئن نہیں ہے تو عافیت اسی میں ہے کہ مولوی صاحب خود بخود امامت سے الگ ہو جائیں ورنہ زیادہ نقصان مولوی صاحب کا ہوگا۔ اور بے دین لوگ مذاق دینی قیادت کا اڑائیں گے۔

"ازهد في الدنيا يحبك الله وازهد فيما في ايدي الناس يحبك الناس" (رواه ابن ماجة) "الزهد في الدنيا يريح القلب والجسد" (رواه الطبراني واسناده مقارب قاله المنذري)

ایک صاحب ٹاؤن شپ لاہور سے لکھتے ہیں کہ!

۱۔ دوسری اذان کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۲۔ تکبیر تحریمہ کے بعد "سبحانك اللهم" پڑھنے سے پہلے "بسم الله الرحمن الرحيم" کا پڑھنا کیسا ہے؟